از امام ولی اللہ دہلوی رح

ازدواج کے آداب

پسندیدہ امر یہ ہے کہ جس عورت کو رفیقۂ حیات کی حیثیت سے منتخب کیا جائے وہ خوبصورت ہو، کنواری ہو، اولاد پیدا کرنے کی پوری استعداد و صلاحیت رکھتی ہو، عفیف و پاک دامن ہو، اپنی اولاد سے قلبی لگاؤ رکھتی ہو، اسکے دل میں شوہر کی محبت ہو اور اس کے مال و دولت کی حفاظت کنندہ اور امانت دار ہو، اور امورِ خانہ داری سے پوری طرح واقف و ماہر ہو، غصیلی اور کمزور طبیعت کی نہ ہو وغیرہ وغیرہ

شوہر کے انتخاب میں مندرجہ ذیل اوصاف کو مدِّنظر رکھنا چاہیے۔ وہ فقیر و قلاش نہ ہو اور نہ بے جا غصہ کرنیوالا اور مار پیٹ کا عادی ہو۔ اس کے مزاج میں طیش (چھچھوراپن) نہ ہو، نہ وہ قوت مردمی سے محروم ہو اور نہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو مثلاً وہ کوڑھی نہ ہو اور نہ کوئی ایسی بیماری (مثلاً برص وغیرہ) اسے لاحق ہو گئی ہو جو ناقابل علاج یا قابل نفرت ہو نہ وہ مجنون و دیوانہ ہو، اور نہ وہ اکتساب معاش اور طلب رزق سے جی چرا کر دوسروں پر بوجھ بن کر رہتا ہو۔

(البدور البازغہ مترجم ص۱۳۶)

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

قانون نافذ کرنے والی جماعت

قانون کی پابندی کا انتظام ایک جماعت کے ذریعہ ہی ہو سکتا اور وہ حکومت کرنے والی جماعت ہی ہو سکتی ہے۔ قانون کا انتظام کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ امانت دار ہو اور اپنا فرض ادا کرنے والی ہو۔ صحیح طور پر قانون کی پابندی کرنے والی جماعت کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ قانون کی تعلیم عام لوگوں کو اس طرح دینا شروع کرے جیسے باپ اپنی اولاد کو پڑھاتا ہے پھر قانون کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دینا بھی انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا وہ مخالف جماعتیں یا تو اس پارٹی کے اندر شامل ہوں گی یا باہر جو اندر ہوں گی انہیں قانون توڑنے کی سزا دینے کا نام تعزیر ہے اور جو باہر ہوں گی ان سے جنگ لڑنی پڑے گی۔ تعزیر اور جنگ دونوں میں جتنی قوت استعمال کرنے کی ضرورت ہے اتنی ہی استعمال کرنی چاہئے۔ یہ قانون چلانے والی پارٹی عام لوگوں سے فقط قانون کی پابندی کرائیگی اور ان کی طرح خود بھی اس قانون کی پابندی کرے گی۔ وہ ان سے اپنی خواہشوں کی پیروی نہیں کرائے گی کیونکہ یہ ظلم ہے۔

(ترجمہ حجۃ اللہ البالغۃ۔ تمہید باب ٦)